© rasailojaraid.com

شذرات

ہوشیار۔ خبردار! اب مسلمانوں کے خلاف شیڈول کاسٹ طبقہ میں زہر بھرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اس کے بعد اگر خدانخواستہ یہ ناپاک کوشش کسی طرح کامیاب ہو گئی تو پھر ہندوستان میں ملک گیر پیمانے پر ہندو مسلم فسادات کے ذریعہ اقلیت کا استحصال کیا جائے گا۔ ایسا اندیشہ و خدشہ کا اظہار کرنے کے لئے ہمارے پاس ماضی کے سینکڑوں واقعات کا ڈھیر بکھرا پڑا ہے ان سب کو ایک جگہ جمع کر کے ان کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ ہندوستان کی فرقہ پرست اور فاسسٹ طاقتیں غلط بیانی، جھوٹ، مکاری اور فریب دہی کے ذریعہ اقلیت کے خلاف عوام الناس میں غلط باتیں پھیلا کر غصہ و اشتعال پیدا کرنے کے درپے ہیں۔

حالیہ اسمبلی انتخابات میں ان فرقہ پرست طاقتوں کو جس طرح شکست کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ اس سے یہ ایک طرح بوکھلا گئی ہیں۔ اور اس بوکھلاہٹ میں ملک کی سالمیت یا ملک کا مفاد بھی ان کی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا ہے۔ اور وہ اس کا بدلہ کسی بھی طرح لینا چاہتی ہیں۔ یوپی اسمبلی انتخاب میں فرقہ پرست طاقتوں کی شکست تو ان کے لئے سوہان روح بن گئی ہے۔ جہاں انہیں "جے شری رام" نعرے کی آڑ میں اور بابری مسجد کے انہدام کے معاوضہ و انعام کے حصول اور یوپی اسمبلی کے انتخابات میں پہلے سے بھی زیادہ بڑی اکثریت سے کامیابی حاصل ہونے کی امید ہی نہیں بلکہ یقین واثق تھا۔ ہاں یقین و امید خام خیال ثابت ہو کر رہی اور معاوضہ و انعام کے بدلے یوپی کے سمجھدار عوام نے کسی کھوکھلے نعرے میں نہ بہکتے ہوئے ایسے فرقہ پرست امیدواروں کو شکست سے دوچار کیا۔ اس شکست کی وجہ سے اب یہ فرقہ پرست طاقتیں کسی صحیح راستے کو اپنانے کے بجائے ایسے نازک ہتھکنڈے استعمال کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں جو ملک و قوم کی تباہی کا ہی راستہ ہے جس کو کوئی بھی محب الوطن برداشت نہیں کر سکتا۔ ملک او

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قوم کی سلامتی و ترقی چاہنے والے کبھی بھی فرقہ پرست طاقتوں کے ناپاک منصوبوں کو کامیاب نہ ہونے دیں گے۔ یو پی میں بڑی خاموشی کے ساتھ کچھ فرقہ پرست طاقتیں شیڈول کاسٹ طبقہ اور مسلمانوں کے بیچ نفرت کے بیج بونے میں مصروف ہیں۔ اس کے لئے بہوجن سماج پارٹی کے بعض ارکان جن میں ایک خاتون بھی ہیں دانستہ یا [illegible] ان کے معاون بنے ہوئے ہیں۔ اور اس سے بھی زیادہ دکھ و افسوس کی بات ہے۔ ایسے موقع پر یو پی حکومت جو ابھی افسر شاہی کے دلدل سے پوری طرح آزاد نہیں ہوئی ہے بابا صاحب امبیڈکر کی ان تقریروں کی اشاعت میں لگی ہوئی ہے جو انہوں نے کسی جذباتی و غصہ کے موقع پر کئے تھے لیکن بعد میں ان کا ان تقاریر سے کوئی واسطہ و تعلق ہی نہیں تھا۔

اس وقت ہمارے پیش نظر ۲۰ جون ۹۴ء کا نئی دہلی سے شائع ہونے والا "جن ستا" ہے اس کے پہلے صفحہ پر اس کے نامہ نگار مسٹر ہیمنت شرما کی تفصیلی رپورٹ ہے جس کے مطابق باسپا میں گہراتا سنکٹ اب مایاوتی بنام مسلمان ہوتا جا رہا ہے۔ مظفر نگر اور رڑکی کے حلقوں میں مسلمانوں کو مایاوتی نے غدار کہا اس پر ڈاکٹر مسعود جو بہوجن سماج پارٹی کے ٹکٹ پر یو پی اسمبلی کا انتخاب جیتے اور پھر یو پی حکومت میں وزیر تعلیم بنائے گئے، مگر پھر پارٹی کی ہی ایک اہم رکن مایاوتی کے مذکورہ بالا جملے پر انہوں نے وزارت تعلیم یو پی سے استعفیٰ دیدیا ہے کہ مسلمانوں کو صرف مایاوتی ہی نے غدار نہیں کہا ڈاکٹر امبیڈکر بھی مسلمانوں کو ترقی پسند اور وطن پرست نہیں مانتے تھے۔ مسلمانوں کے بارے میں بابا صاحب امبیڈکر کے کیا خیالات تھے اسے مسلمانوں کو بتانے کی باقاعدہ اسکیم بنی ہے۔ صوبائی حکومت ڈاکٹر امبیڈکر کا لٹریچر آٹھ حصوں میں چھاپ رہی ہے [illegible] میں شروع کے دو حصے چھپ چکے ہیں آٹھویں حصے میں ڈاکٹر امبیڈکر کے خیالات مسلمانوں کے بارے میں ہیں اس میں ڈاکٹر امبیڈکر کے خیالات مسلمانوں کے بارے میں ہیں اس میں ڈاکٹر امبیڈکر نے کہا ہے کہ "ہندو مسلم اتحاد ممکن نہیں ہے مسلمانوں کی وفاداری پر سوال اٹھاتے ہوئے یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہندو مسلمانوں کی ایکتا بے قابو ہے۔

آٹھویں حصے کے صفحہ ۳۰۱ پر تو یہاں تک کہا گیا ہے کہ "اگر بھارت پر کوئی غیر ملکی فوج حملہ کرے تو کیا بھارتی فوج کے مسلمانوں پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے مان لیجئے حملہ آور مسلمان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو مسلمان حملہ آور کی طرف ہو جائیں گے؟ یہ اہم سوال ہے؟ یا ان کے خلاف لڑیں گے؟ یہ اہم سوال ہے ڈاکٹر امبیڈکر نے مسلمانوں کی وطن پرستی پر سوال کھڑا کیا ہے۔ آزادی سے پہلے جو ہندو مسلم دنگے ہوئے اس کے لئے بھی ڈاکٹر امبیڈکر مسلمانوں کو قصوروار ٹھہراتے ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے اس بات پر غصہ جتایا ہے کہ گاندھی جی کے من میں مسلمانوں کے لئے اس کے بعد بھی ہمدردی تھی ڈاکٹر امبیڈکر کہتے ہیں کہ ہندوؤں کے لئے بہتر راستہ کیا ہوگا؟ مسلمان ملک کے باہر رہ کر ملک کی مخالفت کریں یا ملک کے اندر رہ کر خلافت کریں کوئی بھی ہوشیار آدمی اس کا یہ ہی جواب دے گا کہ مسلمانوں کو ہندوؤں کے خلاف رہنا ہی ہے۔ ملک کے باہر رہ کر خلافت کریں بجائے اس کے کہ وہ ملک کے اندر رہیں۔ (صفحہ ۹۹)

ہندو اور مسلمانوں کی بابت ذکر کرتے ہوئے بابا صاحب لکھتے ہیں کہ مسلمان اپنی ضد کو تب ہی چھوڑتے ہیں جب ہندو مسلمانوں کو کچھ سہولتیں دیکر من کی قیمت چکانے کو تیار ہو جاتے ہیں اسلامی قانون میں قربانی کے لئے گائے کی قربانی ضروری نہیں ہے اور کوئی بھی مسلمان حج کے وقت مکہ مدینہ میں گائے کی قربانی نہیں کرتا ہے لیکن بھارت میں مسلمان کسی اور جانور کی قربانی پر راضی نہیں ہوتے سبھی مسلمان ملکوں میں بغیر کسی اعتراض کے مسجد کے سامنے باجہ بجایا جاسکتا ہے لیکن بھارت میں چونکہ ہندو اس حق کا دعویٰ کرتے ہیں اس لئے مسلمان اسے روکنے میں لگے ہیں۔ . . . مسلمانوں نے سیاست میں اجتماعی غنڈہ گردی کا طریقہ اپنا لیا ہے۔ دنگوں سے اس کا ثبوت ملتا ہے کہ غنڈہ گردی سیاست میں ان کے طریقہ کار کا مستقل حصہ بن گیا ہے۔ (صفحہ ۲۶۹) بھارت کا ہر مسلمان اسی وجہ سے یہ کہنے کے لئے تیار رہتا ہے کہ وہ مسلمان پہلے ہے اور بھارتی بعد میں۔ اسی وجہ سے پتہ چلتا ہے کہ بھارت کے مسلمانوں نے بھارت کی ترقی میں اتنا چھوٹا سا حصہ کیوں لیا ہے۔ (صفحہ ۲۹۰)

نہ معلوم ڈاکٹر امبیڈکر نے مذکورہ بالا باتیں کن حالات میں کہیں بعد میں ان کے خیالات مسلمانوں سے متعلق جس قدر اچھے تھے وہ سب ہی کو معلوم ہے مگر اس وقت ان باتوں کی اشاعت نہ معلوم کس مقصد سے کی جارہی ہے یہ خدا ہی بہتر جانتا ہے اگر بہوجن سماج پارٹی سے نا راض مسلمان اسے اپنے فائدے میں سمجھ رہے ہیں تو انھیں اس حقیقت کو بھی اپنے گلے میں اتارنا ہوگا۔

© rasailojaraid.com